حقوق محفوظ

صبحِ اسلام

یعنی

میلادِ سرورِ کائنات

مصنفہ

عالیجناب سید انور حسین صاحب آرزو لکھنوی

باہتمام سید اظہر حسین آرزو

قیمت ۴ر

در علمی پریس امین آباد لکھنؤ طبع شد

ملنے کا پتہ:- بچو صاحب ۱۲/۲ ریچ روڈ سرکلر گارڈن خضرپور کلکتہ

(۲) خواجہ عبد الرؤف عشرت احاطۂ خانساماں لکھنؤ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

جس کتاب کا مقدمہ لکھنے کو مین اسوقت بیٹھا ہون وہ اگرچہ ایسی نہین کہ بغیر مقدمہ کے ناتمام رہے۔ یا میرے مقدمہ سے اوسکی محاسن مین کوئی معتدبہ اضافہ ہوجائے مگر خیال خاطر احباب چاہیئے ہر دم پر عمل کرتے ہوے مجھے اسپر کچھ لکھنا پڑا میلاد شریف ایک ایسی مذہبی رسم ہے جسپر اب کم از کم اہل ہند نہایت ہی سختی سے قائم ہوگئے ہین اور اسی وجہ سے اس قسم کی صدہا کتابین ملک مین لکھی گئین جن مین نثر کا حصہ بہ نسبت نظم کے ہمیشہ زاید رہا اگر بعض کتب تمامہ نظم مین ہوئین بھی تو انکو شاعرانہ لحاظ سے وقیع نہین کہا جاسکتا۔ اس واسطے کہ کہنے والے لوگ نہ تو اس پایہ کے ہوتے ہین کہ اس صنف خاص پر پوری پوری توجہ صرف کرکے اُسکو درجہ قبول تک پہونچا سکین۔ اور نہ اس قسم کی نظمون پر کوئی خاص توجہ کرنے کا دستور رہا اگر میری مندرجہ بالا تحریر کیموافق کچھ کتابین موجود بھی ہون تو وہ شاذونادر کے

درجہ مین گنی جاینگی۔ شاید اسی کمی پر نظر کرتے ہوے جناب آرزو نے اسطرف توجہ فرمائی ہے۔

آرزو صاحب کا تعارف ملک کیلیے کوئی نئی بات نہین ہی کہ اسپر کوئی خامہ فرسائی کی زحمت گوارا کیجائے سب جانتے ہین کہ فغان آرزو کے مصنف حضرت انورحسین صاحب آرزو لکھنوی ہندوستان کے اُن نامی و گرامی مسلم الثبوت اساتذہ مین سے ہین جنھین شاعری اور شعر کا رکن کہنا کسیطرح بیجا نہین ہی ممدوح کی طباعی۔ ذہانت نظم کی ہر صنعت پر قدرت اظہر من الشمس ہی۔ آپنے جس رنگ مین قلم اٹھایا ہی دریا بہا دیے ہین۔ انتہا یہ کہ جب آپنے ڈراما نویسی کی طرف توجہ فرمائی ادسمین بھی ایک معقول ترقی کی اور آج آپکے لکھے ہوے ڈرامے ہندوستان کے گوشہ گوشہ مین مشہور ہو رہے ہین۔

مذہبی رنگ مین شاعری کرکے شعر مین تاثیر و تاثر انقباضی۔ اور انبساطی جذبات پیدا کرنا کوئی معمولی بات نہین ہی۔ نہ کوئی معمولی شاعر اس کام کو بوجہ احسن انجام دیسکتا ہے۔ مگر جو نظم میرے پیش نظر ہے مین اوسکی خصوصیات دکھاکر معمولی طریقہ سے اوسپر ایک روشنی ڈالتا ہون۔

(۱) اس مسدس کی زبان اسقدر سلیس ہے جیسے مولویانہ اردو سے کوئی واسطہ

نہین ہے - اور گو بذاتہ براہ راست شعر کی تعریفون کو زبان سے کوئی حقیقی واسطہ اور لگاؤ نہو - مگر اسمین کیا کلام ہوسکتا ہے کہ زبان کی سلاست شعر مین ایک ظاہری حسن پیدا کردیتی ہے اسپر اگر مشاقی سے نشست الفاظ کی درستی بھی ملحوظ رہی تو نور علی نور اس نظم مین یہ سب چیزین موجود ہین -

(۲) طرز بیان مین اسقدر ہمواری ہے کہ تمام نظم کی نسبت کہنا پڑتا ہے ؎

زفرق تا بقدم ہر کجا کہ می نگرم کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا اینجا ست

کلام کی ہمواری کو مد نظر رکھنا ہر خوشگو شاعر کا کام نہین ہے - بڑی مشاق کے سوائے کوئی اس فرض کو ادا نہین کر سکتا جیسا کہ جناب آرزو نے نہایت حسن و خوبی سے اسکو نباہا ہے -

(۳) الفاظ کی شوکت و بلاغت اگرچہ زبان کا خیال رکھنے والے لوگون سے ہمیشہ شوکت الفاظ نظر انداز ہوجاتی ہے مگر مین دیکھتا ہون کہ اس مسدس مین ایک جگہ بھی ایسا نہین ہوا اور زبان کے ساتھ آخر تک اس رنگ کو بھی نباہا ہے - اور برجستگی و فصاحت وغیرہ کی طرح بلاغت اور الفاظ مین زور ہر جگہ موجود ہے -

ان خصوصیات کے ماسوا اور بھی خصوصیات ہین مگر مین اس مختصر مقدمہ مین اسکی گنجایش نہین دیکھتا اسلئے اپنے دعوون کے ثبوت مین دو چار مصرعہ - یا دو چار شعر پیش کرتا ہون ملاحظہ فرمائیے

مولود کا پہلا بند ؎ یہ آمد خورشید نبوت کی سحر ہے ؛ عشرت کا دن آیا ہے مسرت کی سحر ہے - اسقدر جوش اور روانی مین ڈوبا ہوا ہے کہ جیسے ایک منادی کسی خواب غفلت کو میٹھی نیند سے بیدار کرتا ہے - یا ایک جگہ لکھا ہے ؎ کیفیت آرام جگر روح سے پوچھو - اس نام کی تاثیر دل نوح سے پوچھو - اسقدر مکمل شعر ہے کہ عظمت و جبروت نبوی کا ایک عمدہ اور مکمل نقشہ نظر کے سامنے پھر جاتا ہے - آرزو صاحب نے اس جوش اور اس روانی کیساتھ اس مختصر مگر جامع نظم مین صنایع بدایع کو بھی نظر انداز نہین ہونے دیا - چنانچہ چھٹے بند سے آٹھوین نوین بند تک صنایع کی طلسم بندی بھی ایک گلدستۂ بہار سے کم نہین اسی صورت سے صبح اسلام مین جا بجا ایسے شعر اور ایسے مصرعے موجود ہین جو شعر کی حقیقت کا مکمل نمونہ ہین - اور جنمین جوش سادگی - روانی - حقیقت - تخئیل - زبان وغیرہ کے دریا بہ رہے ہین -

اگرچہ آرزو صاحب کے کمال کے سامنے یہ مشتے از خروارے بھی نہین ہے - مگر پھر بھی ہم آپکو نہ صرف قابل ستایش جانتے ہین بلکہ آپکو اس قسم کی نظم میلاد کے موجد کا معزز خطاب دینے کو تیار ہین خدا کرے آپکی کوشش ہمیشہ ایسے نیک اور جوش آفرین کامون مین صرف ہو - اور ملک کے قدر دان بھی آپکی اور آپکے کمال کی قدر واقعی کرین -

عبد الباری آسی

(۱)

یہ آمد خورشید نبوت کی سحر ہے۔
عشرت کا دن آیا ہے مسرت کی سحر ہے۔
سجدون کی نمازون کی عبادت کی سحر ہے۔
محبوب الٰہی کی زیارت کی سحر ہے
آنکھوں سے اب دیکھنے کو ہی یہ دا جو پڑا ہے
ہر دیدہ دل منتظر نور خدا ہے

۲

دیدار کا ہے عام خوش اطوارون کو مژدہ
ہے صحت آزار کا بیمارون کو مژدہ
آزادی دوزخ کا گرفتارون کو مژدہ
دیدے کوئی بخشش کا گنہگارون کو مژدہ
آئین رہ جنت پہ قدم رہ گذری کے
دروازے ہوئے بند عذاب سقری کے

۳

جب سے کہ ہدایت کا ہوا سلسلہ جاری
اول ہوئے آدم نبئ ایزدی باری
پھر آئی یونہین ایک کے بعد ایک کی باری
اب آئیگی سردار کی دنیا مین سواری
ہر کون جو انکا نہین محتاج شفاعت
پیدا ہوئے جب یہ تو بنا تاج شفاعت

۴

ہے مظہر نور صمدی روئے محمدؐ
اور مژدہ گلزار جنان بوئے محمدؐ
ہے جادۂ عرفان خدا کوئے محمدؐ
محراب حرم ہے خم ابروئے محمدؐ
ہر حال مین رحمت کا ورود انکے لیئے ہے
یہ بہر درود اور درود انکے لیئے ہے

۵

اے اصل علےٰ آپ نے کیا نام ہے پایا۔
برتر نہیں جس سے خرِ احمد او رکا پایا
جب قلزمِ زخّار غضب جوش میں آیا
لنگر اسے ہر ڈوبتی کشتی نے بتایا
کیفیت آرام جگر روح سے پوچھو
اس نام کی تاثیر دلِ نوح سے پوچھو

۶

محبوب الٰہی ہیں یہ ہے "میم" سے پیدا
مطلوب دو عالم ہیں ہر اک ان کا ہے شیدا
حرمت یہ حرم کی ہیں یہ ہے "حے" سے ہویدا
یا کہئے حریم دلِ عارف کا سویدا
مراد اسمیں یہ پوشیدہ ہی جو "میم" دگر ہی
ایک اور "محمد" کے بھی آنے کی خبر ہے

۷

یہ "دال" کا مقصد ہے کہ ہیں دین کے بانی
یا دادودہش کی ہے یہ اک یا دد ہانی
دلدادہ داور ہیں نہیں دہر میں ثانی
دنیا میں یہ دم دولت دین کی ہے نشانی

بے نقطہ جو ہر حرف ہے نکتہ وہ یہی ہے
اللہ نے شان اپنی محمدؐ کو بھی دی ہے

۸

چالیس عدد "میم" کے اثبات یہ ہیں دال
پہونچا ئینگے احکام خدا بعد چہل سال
قائم ہوے اعداد جو "حے" کے نئی تمثال۔
موجود سند آٹھ بہشتوں کی ہے فی الحال۔

اعداد سے اس دال کی یہ بھید کھلا ہے
ہستی کی فقط چار عناصر بنا ہے

۹

منظور ہوا حق کو جو محبوب کا اظہار
خالق کے ہوئے روح ابن محرم اسرار
اک حصۂ نور اپنا عطا کر کے بس اکبار
فرمایا جتادو کہ یہ ہے خاصۂ انوار
مخلوق کو پہونچے جو یہ احکام احد کے
خواہان کئی عنصر ہوئے اوس صمد کے

۱۰

مین نور ہون یہ آگ نے فخر اپنا جتایا
پانی نے بھی دریا سے شرف خوب بہایا
کس دعوی سے طوفان ہوا زور مین آیا
شرما کے مگر خاک نے سر اپنا جھکایا
عاجز کو نوازا کرم رب علا نے
مٹی کو ودیعت کیا نور اپنا خدا نے

۱۱

وہ نور کہ جس نور سے عالم ہوئے پیدا
جس نور کے اظہار کو آدم ہوئے پیدا
آخر ہوئے پیدا کہ مقدم ہوئے پیدا
وہ کم تھے جو اس راز کے محرم ہوئے پیدا
بعد ایک کے اک خاصۂ اللہ تک آیا
پھرتا ہوا عبداللہ ذبیحاللہ تک آیا

۱۲

بعد ایک کے نزدیک ہوئی دوسری منزل
محفل کے قریب آتی گئی رونق محفل
جب بعد پدر ماں کے شکم مین ہوا داخل
نو ماہ رہا نور نبیؐ روشنئی دل
تاثیر یہ تھی آمد سردار امم کی
کچھ حد نہ رہی خلق پہ باران کرم کی

۱۳

آثار کرامات نے اُمید بڑھائی -
بخشش کی ہوا خُلد کے دروازہ سے آئی
باطل ہوئی سب جھوٹے خداؤن کی خدائی
مظلومون مین غل ہے کہ گھٹا عدل کی چھائی
طاری ہوئی ہیبت دلِ شیطان لعین پر
بُت گرنے لگے منھ کے بل آ آکے زمین پر

۱۴

یہ ایک برکت اور کتابون مین ہے مسطور
مدت سے جو تھا قحط عرب مین وہ ہوا دُور
پژمردہ شجر سبز تو غمگین ہوے مسرور
سوکھی ہوئی شاخون سے ٹپکنے لگے انگور
پھل ہونٹون تک آئے یہ شجر بار سے خم تھے
شاخین نہ درختون کی کہو دستِ کرم تھے

۱۵

ہشیار کہ اے اُمتیو وقت ادب ہے
خودمژدہ انوار سحر ظلمت شب ہے
ہونے کو عیان روشنئ قدرت رب ہے
بندے تو خدا کے بہت ایسا کوئی کب ہے
اب دیکھین گے پیغمبر ذیجاہ کا جلوہ
ہان ہان اسی جلوہ مین ہے احمد کا جلوہ

۱۶

لو آتا ہے دنیا مین وہ محبوب دل آرا
جس کیلئے اللہ نے عالم کو سنوارا
ہر آنکھ کو مرغوب ہے ہر دل کو ہے پیارا
موجود زچہ خانہ مین ہین مریم و سارا
واہین در رحمت کیطرح باب فلک بھی
تیار ہین خدمت کیلئے حور و ملک بھی

۱۷

غل ہے کہ زہے آمد سلطان رسالت
ہیبت سے گرے جاتے ہین ایوان ضلالت
وہ زلزلہ انگیز ہوئی شان جلالت
ترمیم کے قابل ہوا قانون عدالت
سر خاک مذلت پہ جھکے لات وہبل کے
وہ کنگرے گرنے لگے کسریٰ کے محل کے

۱۸

لو حسرت دیدار مین جھکنے لگے تارے
چشمون نے اوبل پڑنے کو لو پاے سہارے
آتشکدے لوگل وہ ہوے خوف کے مارے
انوار سے تابندہ در و بام ہین سارے
لو نور خدا پھیل گیا کون و مکان مین
تعظیم کو اٹھو کہ حضور آئے جہان مین

۱۹

ہان مومنو خوش ہو کہ شفیع امم آئے
گل آتش عصیان ہوئی ابر کرم آئے
جو تاج عرش کے ہین وہ قدم آئے
اس پردہ مین رحمت کی صدا ہے کہ ہم آئے

نذرانہ یہ ہو جلوۂ محبوب خدا کا
پہونچا دو سر عرش پہ غل صل علیٰ کا

۲۰

کیا شان ہے دیکھو تو ذرا آنکھ اوٹھا کے
خود حسن ہے شاہد کہ ہین محبوب خدا کے
اُمی لقب اس سے ہے کہ بھیجا ہے پڑھا کے
دنیا مین اوتارا ہے رسول اپنا بنا کے

مانگو نہ گواہی اگر آنکھون مین ضیا ہے
وہ کلمہ حق دیکھ لو شانہ پہ لکھا ہے

۲۱

ہین حسن کے دریا مین نہائے ہوے آئے
خوشبوے ہدایت سے بسائے ہوے آئے
بیڑا ہین شفاعت کا اوٹھائے ہوے آئے
سرمہ بھی آنکھون مین لگائے ہوے آئے
دنیا مین جو زینت کے ہین سامان وہ کیا ہین
آراستہ آئے ہین کہ محبوب خدا ہین

۲۲

رکھے ہوے ہاتھون کو زمین پر ہے وہ سرور
یعنی کہ مین اس کشتی گیتی کا ہون لنگر
سر سوے فلک اور نظر ہے سوے داور
اور مہر نبوت کی عبارت ہے زبان پر
خالق نے جو لکھا ہے پیمبر نے پڑھا ہے
منھ اُمت عاصی کی شفاعت پہ کھلا ہے

۲۳

اے روشنی شمع ہدایت ترے صدقہ
اے پیش رو راہ طریقت ترے صدقہ
اے قلزم ذخار شفاعت ترے صدقہ
صدقہ ترے اے عاشق امت ترے صدقہ

ایذا نہ ہمیں ہو یہی آرام ہے تیرا
بخشا دے گنہگاروں کو یہ کام ہے تیرا

۲۴

پیارے تجھے ہم اور تو اللہ کو پیارا
اللہ کو ہوگا نہ ترا رنج گوارا
بخشش میں نہیں شک کہ ہے مضبوط سہارا
صد شکر کہ ہے خاتمہ بالخیر ہمارا

ہاں آرزو اب عرض یہ کر ختم بیان پر
کلمہ دم آخر ہو پیغمبر کا زبان پر

فغان آرزو

حضرت آرزو لکھنوی (جانشین حضرت جلال) کے نام نامی سے دنیائے ادب اچھی طرح واقف ہے۔ موصوف اس دور کے ایک مغتنم ہستی شمار کیے جاتے ہیں زبان کے لحاظ سے آپ ایک خاص امتیاز حاصل کر چکے ہیں اہل ذوق کے اصرار پر جناب کا دیوان اوّل طبع ہوا ہے دیوان مذکور نہایت عمدہ کاغذ چھپائی اور تصویر حضرت آرزو سے مزین ہے علاوہ غزلیات کے رباعیات۔ قطعات۔ فردیات شامل ہیں جلد منگائیے ورنہ طبع ثانی کا انتظار کرنا پڑیگا۔

قیمت فی جلد عہ علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ

۱ سید تنویر حسین تنویر بذریعہ سید علی بہادر صاحب قبا ہیں سلطان المدارس لکھنؤ

۲ نظامی پریس وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

۳ مونگا سنگھ بک سیلر قائم گنج فرخ آباد

۴ بیجو صاحب ۱۲/۲ خضرپور بریج روڈ سرکلر گارڈن کلکتہ